8۔ بڑے ڈرپوک ہو

www.ilmkidunya.com

ولادت: ۱۹۳۴ء

www.ilmkidunya.com

وفات: ۲۰۱۰ء

وزیر آغا

www.ilmkidunya.com

الفاظ	معنی	الفاظ	معنی
اوڑھنی	چادر	قوس	نصف دارہ
برچھی	چھوٹا نیزہ	کہرام	شور، ہنگامہ
بے انت	جس کا کوئی انجام نہ ہو	گرز	ایک گول وزنی ہتھیار
تیرگی	تاریکی، اندھیرا	منور	روشن
سورما	بہادر	میخ	کیل

اشعار کی تشریح

شعر نمبر-1

www.ilmkidunya.com

بڑے ڈرپوک ہو تارا!

فقط شب کو نکلتے ہو!!

کبھی آنسو کی بھیگی ماستا میں

مہکتی چاندنی کی

اوڑھنی میں ۔۔۔۔۔ چھپ کے آتے ہو

کبھی تُم

روشنی کی ان گنت میخوں کی صورت

تیرگی کے جسم میں پیوست ہوتے ہو

نہ جیتے ہو نہ مرتے ہو

تشریح:

ان اشعار میں شاعر آسمان پر ہر روز نمودار ہونے والے ستاروں سے براہ راست مخاطب ہے اور کہتا ہے کہ اے ستاروں! تم تو اتنے خوفزدہ ہو کہ محض رات کے اندھیرے ہی میں آسمان پر نظر آتے ہو۔ شاعر ان اشعار میں ستاروں سے مخاطب ہو کر کہتا ہے کہ اے ستارو! تم بہت بزدل ہو کیونکہ تم صرف رات کو نکلتے ہو۔ کبھی تم

www.ilmkidunya.com

آنسووں سے تر چاند کی مادرانہ محبت کی آغوش میں اور اس ماں کے دوپٹے میں چھپ کر رات کے وقت اپنا چہرہ دکھاتے ہو۔ کبھی تم نے بے شمار چمکدار اور روشن مینوں کی طرح اندھیرے میں پیوست نظر آتے ہو۔ تمہارا روز رات کو نکلنا پوری رات اندھیرے میں ایک مجمع کی صورت میں ٹمٹمانا اور پھر صبح کی روشنی پھیلتے ہی غائب ہو جانا تو ایسا ہی ہے کہ تم تو نہ زندوں میں شمار ہوتے ہو نہ مُردوں میں۔

<u>شعر نمبر۔2</u>

بڑے ڈرپوک ہو تارو!

کبھی دیکھا نہیں تم نے کہ دن

کتنا منوّر

کس قدر بے انت ہوتا ہے

کبھی دیکھا نہیں تم نے

وہ تارا

www.ilmkidunya.com

جو فقط دن کو نکلتا ہے

تشریح:

شاعر ان اشعار میں ستاروں کو مخاطب کرتا ہے کہ اے تارو! تم اتنے خوفزدہ ہو کہ دن کی روشنی میں کبھی باہر ہی نہیں نکلے۔ اسے تارو! تم بہت بزدل ہو۔ کیا تم نے مشاہدہ نہیں کیا کہ دن کتنا روشن اور طویل ہوتا ہے۔ اور وہ تارا، جسے لوگ سورج کہتے ہیں۔ دن کے وقت نکلتا ہے۔ وہ چمکتے چمکتے نیزوں مسلح ہوتا ہے اور سونے کا ڈھال ہاتھ میں لے کر بڑی دلیری اور بہادری سے اپنا جلوہ دکھاتا ہوا آگے بڑھتا ہے۔ تم نے کبھی اُس ستارے یعنی سورج کو بھی نکلتے نہیں دیکھا جو دن کو نکلتا ہے اور پوری دنیا کو روشن کر دیتا ہے۔

شعر نمبر۔3

چمکتی برچھیوں سے لیس ہو کر

اک سنہرا گرز اپنے ہاتھ میں لے کر

بہادر۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔۔ سُورما

www.ilmkidunya.com

تنہا گزرتا ہے

.اُفق کی قوس سے

غم کی، خوشی کی سرحدوں سے

بے خطر بڑھتا چلا جاتا ہے

آخر شام کے کہرام میں

منزل پر اپنی جا پہنچتا ہے* (نصابی ضرورتوں کے تحت تصحیح کے بعد)

بڑے ڈرپوک ہو تارو؟

فقط شب کو نکلتے ہو!

تشریح:

یہاں شاعر نے سورج کی کرنوں کو چمکتے ہوئے نیزے اور اس کی تیز روشنی کو ایک "سنہرا گُرز" کہا ہے۔ یہ دونوں چیزیں اس بہادر اور شجاع تارے کے ہتھیار ہیں اور وہ اکیلا ہی اُفق کی قوس سے گزرتا ہے۔

www.ilmkidunya.com

اے ستارو! رات کو تم بے شمار ٹولیوں کی صورت میں نکلتے ہو۔ جبکہ دن کے وقت سورج تنہا طلوع ہوتا ہے اور آسمان کے کناروں کی کمان سے اکیلا گزرتا ہے۔ غم اور خوشی کی تمام سرحدوں کو خاطر میں نہ لاتے ہوئے بے خوف و خطر آگے بڑھتا چلا جاتا ہے اور آخر کار شام کے شور و غل اور ہنگامے میں اپنے ہی ہاتھوں اپنے آپ کو قتل کر کے خودکشی کر لیتا ہے۔ اے ستارو! تم بہت بزدل ہو صرف رات کے وقت نکلتے ہیں۔ جبکہ سورج اکیلا اور تنہا، غم اور خوشی سے بے نیاز بڑھتا چلا جاتا ہے۔

سورج اس قدر نڈر اور بہادر ہے کہ اُسے یہ معلوم ہے کہ جس طرف وہ بڑھ رہا ہے وہاں اُس کی موت ہے، اُس کا خاتمہ ہونے والا ہے۔ مگر پھر بھی وہ بے خوف ہو کر اپنے مقتل کی طرف آگے بڑھتا ہے۔ (اوراق۔ اگست، ستمبر ۱۹۹۵ء)

www.ilmkidunya.com